AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.2 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عبداللہ حسین کا ایک پراسرار نسائی کردار مائی سروری

خیر الابرار

پی ایچ ڈی اسکالر شعبہ اُردو جامعہ پشاور

ڈاکٹر بادشاہ منیر بخاری

ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اُردو جامعہ پشاور

Abstract

This article explores the enigmatic character of Mai Sarwari in Abdullah Hussain's novel Qaid and examines her symbolic and thematic significance within the narrative. Mai Sarwari is presented as a mysterious and saintly figure whose existence is surrounded by silence, isolation, and spiritual ambiguity. The study analyzes how the novelist constructs an aura of mystery around her and how this mystery contributes to the atmosphere of fear, wonder, and metaphysical experience in the novel. It also investigates the relationship between Mai Sarwari's character and the tragic episode of Raziya Sultana, highlighting themes of love, misfortune, collective guilt, and emotional barrenness. The article further discusses various critical interpretations of Mai Sarwari, including psychological and symbolic readings, and evaluates the contradictions embedded in her characterization. Special attention is given to her transformation at the end of the novel, which symbolizes the end of stagnation and the emergence of a new era marked by the revival of life and love. The study concludes that Mai Sarwari is not merely a mysterious character but a powerful symbolic presence through which Abdullah Hussain explores human emotions, superstition, suffering, and the possibility of renewal.

Keywords: *Qaid, Abdullah Hussain, Mai Sarwari, characterization, symbolism, mystery, love, tragedy, psychological interpretation.*

قید عبداللہ حسین کے اہم ناولوں میں شمار ہوتا ہے۔ اس ناول کے کئی کردار اردو ادب میں زندہ و تابندہ ہیں جن میں رضیہ سلطانہ، پیر کرامت علی شاہ اور مائی سروری وغیرہ شامل ہیں۔ مائی سروری اس ناول کا اہم نسائی کردار ہے۔

اس ناول میں عبداللہ حسین نے مائی سروری کے روپ میں ایک ایسا کردار پیش کیا ہے۔ جس کی ذات کے گرد ایک حصار قائم ہے اور کوئی بھی ذی روح اس حصار کو توڑ کر اندر نہیں جا سکتا مائی سروری اس ناول کا ایک مجذوب کردار ہے۔ اور اس کے جذب کی کیفیت نے اس کے گرد قائم کیے گئے حصار کو مزید مستحکم کیا ہے۔ مالی سروری کا تعارف عبداللہ حسین ان الفاظ میں کرتے ہیں۔

> صحن کے کونے میں جہاں دور نلکا لگا ہوا تھا ایک چارپائی الگ تھلگ پڑی تھی جس کے اوپر ایک کبڑی سی سیاہ شے پر نظر آتی تھی یہ مائی سروری تھی۔(1)

مائی سروری اس چارپائی پر بیٹھی رہتی ہے دن رات، سال کے بارہ مہینے ہر وقت وہ اسی حالت میں بیٹھی رہتی ہے گھر کے لوگ اس کے لیے کھانا لاتے۔ لیکن وہ کبھی کبھار گدڑی سے ہاتھ باہر نکال کر کھانا اندر کھینچ کر کھا لیتی۔ پر اکثر کھانا ویسے پڑا رہتا جیسے رکھا جاتا۔ مائی سروری کھانے کو ہاتھ نہ لگاتی۔ لیکن یہاں بھی اس کے گرد قائم کئے گئے حصار کا اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ گھر کی بلیاں، کتے اور کوے چڑیا وغیرہ جو منہ کا نوالہ چھینتے مگر مائی سروری کا کھانا کھانے کے لیے کبھی نہ بڑھتے کسی نے یہ کبھی نہ دیکھا کہ ان کو کھانا دینے میں کبھی ناغہ ہوا ہو یا ان کا کھانا کبھی کسی جانور یا پرندے نے جھوٹا کیا ہو۔ عبداللہ حسین نے اس کردار کو پراسرار بنانے کے لیے ایسی باتیں بھی لکھی ہیں جن کو ذی

Vol. 3, No.2 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

عقل و فہم بندہ تسلیم نہیں کرے گا۔ مثلاً، سال کے بارہ مہینے ٹانگیں اکھٹی کر کے اس کے گرد بازو لپیٹ کر بیٹھنا چوتڑوں میں زخم پیدا ہونا پر کبھی نہ لیٹنا، کھانا نہ کھانا۔ اس کردار کو عبداللہ حسین نے تمام انسانی حوائج سے بے نیاز رکھا ہے۔(2)

عبداللہ حسین نے مائی سروری کو ایک پراسرار کردار کے طور پر پیش کیا ہے لیکن اس حصار کے بنانے میں عبداللہ حسین جن جزیات نسے کام لیا ہے ان میں اکثر وہ یہ بات فراموش کر جاتے ہیں کے کردار میں تضاد کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس لیے بعض ناقدین نے اس ناول کی کردار نگاری کو کمزور قرار دیا ہے۔(3)

مائی سروری کا کردار اس ناول کے لیے ضروری ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ناول میں پیر کرامت علی کا کردار ہے۔ کرامت علی کی کرامات کے لیے اسرار کا ہونا ضروری ہے ان کے ڈیرے پر رہنے والے سائیں نانگا(فیروز شاہ کا والد جو پاگل ہو گیا تھا)۔ بھی ایک پراسرار کردار ہے اس ناول کے اندر چونکہ پیری فقیری کے نظام کو موضوع بنایا گیا ہے، اس لیے روحانی واردات بذات خود ایک پراسرار شے ہے۔

پیر کرامت علی کے حجرے اور گھر میں ایک ایک پراسرار کردار موجود ہے۔ جن کی پراسراریت نے ماحول میں ڈر اور خاموشی کی کیفیت پیدا کی ہے۔ یہاں ایک اور نکتہ بھی سامنے آتا ہے۔ سائیں نانگا اور مائی سروری کے کردار دونوں بالکل مختلف رویہ رکھتے ہیں مثلا: سائیں نانگا ہر وقت کچھ نہ کچھ گالیاں بکتا رہتا ہے جبکہ مائی سروری بالکل خاموش رہتی ہے۔ سائیں نانگا کے ناخن کاٹے جاتے ہیں تو وہ مزاحمت کرتا ہے جبکہ مالی سروری کو نہلایا جاتا ہے تو وہ کوئی مزاحمت نہیں کرتی۔ اس کے علاوہ سائیں نانگا لباس کے معاملے میں نانگا کہلایا جبکہ مائی سروری ہر وقت ایک گدڑی میں چھپی رہتی ہے۔ سائیں نانگا حرکت میں رہتا ہے۔ جبکہ مائی سروری کی زندگی میں کوئی حرکت نہیں۔ اس طرح ان دونوں کرداروں کے درمیان زمین آسمان کا فرق ہے۔ لیکن ان دونوں کا پراسرار ہونا ضروری ہے اس لیے کہ ان کی وجہ سے حجرے کی اور گھر کی پر سرایت بحال ہے اور روحانی ماحول کا پراسرار ہونا اس ماحول کا رعب اور جذب کی کیفیت اور بھی بڑھاتا ہے۔

مائی سروری کا کردار ناول قید میں صرف اسرار کی فضا تخلیق کرنے کے لیے نہیں ہے، بلکہ اس کے ذریعے عبداللہ حسین نے کئی ایک اہم انکشافات کیے ہیں۔ مثلا: جب رضیہ سلطانہ کا واقعہ رونما ہوا یعنی اس کے ناجائز بچے کو مسجد کی سیڑھیوں پر مولوی احمد شاہ کے حکم سے سنگسار کیا جاتا ہے، تو اس دوران پورے گاؤں والے خاموش ہو جاتے ہیں اور اس واقعے کو اپنے دامن میں چھپا جاتے ہیں۔ پولیس والوں کے سامنے کوئی بھی اس واقعے کے متعلق اقرار نہیں کرتا۔ اس واقعے کے سارے نشان اس ہوشیاری سے مٹائے جاتے ہیں کہ لاکھ کوشش کے باوجود پولیس کو کوئی سراغ نہیں ملتا۔(4)

رضیہ سلطانہ کا یہ واقعہ پورے ناول میں ایک پراسرار فضا پیدا کرتا ہے۔ اس واقعے کے اثر کی وجہ سے عورتوں کی چھاتیوں کا دودھ سوکھ گیا، دراصل یہ ایک علامت ہے۔ جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ رضیہ سلطانہ کے واقعے کی وجہ سے گاؤں میں نحوست کی جو فضا پیدا ہو گئی تھی۔ اس نے پورے گاؤں کو حصار میں لیا اس واقعے سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ جب رضیہ سلطانہ کی محبت کی نشانی مٹا دی گئی تو پھر بھلا اس گاؤں کی عورتوں کے دل میں محبت کا جذبہ کیسے پنپ سکتا تھا۔ محبت کا خاتمہ مائی سروری کی محبت کو بھی ختم کر دیتا ہے۔

چھاتیوں کا دودھ خشک ہونا اس بات کی علامت ہے کہ ممتا کا جذبہ مر گیا ہے اور کی نسل کی پیدائش معدوم ہوئی۔ کیونکہ مائی سروری جو ایک ہنستی مسکراتی خوبصورت جوانی رکھنے والی خاتون تھی اچانک رل گئی تو اس سے عبداللہ حسین اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ کبھی کبھار ایک جائز نظر آنے والا کام ایک ناجائز واقعہ بن کر رہ جاتا ہے۔ جس کے اثرات تقریبا پورے گاؤں پر دیکھے جاسکتے ہیں جو ایک پوری نسل کو متاثر کرتا ہے۔

مائی سروری خوبصورت اور جوان ہوتی ہے لیکن ایک زمیندار کے بیٹے کی محبت میں مبتلا ہو کر برباد ہو جاتی ہے۔ لیکن برباد ہونے کی وجہ محبت میں ناکامی نہیں ہے۔ بلکہ رضیہ سلطانہ کے واقعے کے بعد گاؤں پر نازل ہونے والی نحوست ہے، اس نحوست کی وجہ سے سب دل گرفتہ ہو گئے۔ مائی سردری بھی اس کے زد سے نہیں بچ سکی، اور وہ بھی اس واقعے کی وجہ سے برباد ہو کر بیٹھ گئی۔ مائی سروری پر اس واقعے کا اثر اتنا شدید ہوا کہ وہ عین جوانی میں بوڑھی ہو گئ اور اس کا صحت مند وجود ہڈیوں کا ڈھانچہ بن گیا۔

مائی سروری کا وجود محبت کی علامت ہے کیونکہ جب رضیہ سلطانہ کی محبت کی نشانی مٹا دی جاتی ہے تو اس کو بھی اپنی محبت ملنے کی آس نہیں رہی اور وہ بھی اپنی محبت کے ساتھ مٹ جاتی ہے۔ جب لوگ محبت کی نشانیاں مٹانے پر تلے ہوں تو ایسے عہد میں محبت کہاں زندہ رہ سکتی ہے۔ اگر رضیہ سلطانہ اپنی محبت کی نشانی کو کوکھ میں لے کر گھومتی

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.2 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

ہے اور پھانسی چڑھ جاتی ہے۔ تو مائی سروری بھی اپنی گدڑی میں بیٹھی محبت کی تربت دکھائی دیتی ہیں۔ مائی سروری اور رضیہ سلطانہ دونوں محبت کی آگ میں جل جاتی ہیں اور خود کو فنا کر دیتی ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ رضیہ سلطانہ پھانسی چڑھ کر اس اذیت سے چھٹکارا حاصل کرتی ہے۔ اور مائی سروری میں دوبارہ زندگی کے آثار نمودار ہو جاتے ہیں لیکن یہ زندگی اب محبت کرنے کی نہیں ہے۔ بس اس کے سہارے زندہ رہ کر سہارنے والی زندگی ہے۔ ناقدین نے مائی سروری کی جن خصوصیات کا ذکر کیا ہے ان میں پر اسراریت کا تذکرہ سب سے زیادہ ہے۔(5) اور اس کی وجہ یہ ہے کہ عبداللہ حسین نے اسے پر اسرار بنانے میں پوری مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ مثلاً: گھر کا کوئی جانور کوئی پرندہ ان کے سامنے رکھے کھلے کھانے کی طرف نہیں آتا۔ کبھی اس کے سونے کا تذکرہ نہیں کیا۔ کسی انسانی ضرورت (واش روم جانے وغیرہ) کا تذکرہ نہیں، لیٹنے کا تذکرہ نہیں بات کرنے کا کوئی تذکرہ نہیں کھانا کھانے کا تذکرہ بہت کم ہے۔ گدڑی سے نکلنے کا تذکرہ نہیں ہے. چاہے موسم کیسا ہی کیوں نہ ہو سال کے بارہ مہینے بیٹھی رہتی ہے۔ چوتڑوں میں زخم پیدا ہوتے ہیں مگر باز نہیں آتی اس کے علاوہ بھی ایسی باتوں کا تذکرہ ہے جن کو انسانی عقل تسلیم نہیں کرتی۔ لیکن یہ عبداللہ حسین کا قائم کردہ ایسا ان دیکھا حصار ہے جس سے نکلنا مشکل ہے۔ (6)

مائی سروری کا اسرار اس وقت ٹوٹتا دکھائی دیتا ہے۔ جب کرامت علی کا بیٹا سلامت علی اس کی چارپائی کے نیچے لیٹ کر ان کے تہد کے دو گول کالے سوراخوں کو دیکھتا ہے اور بقول عبداللہ حسین وہ سلامت علی کے لیے دو سوراخ تھے نہ کالے کالے چٹاخ بلکہ وہ ان کے لیے دو روشن آنکھیں تھی جن سے وہ دوسری دنیا کی سیر کرتا تھا۔ اور یہ دنیا بھی عجیب و غریب دنیا تھی جن میں درختوں پر پھل لگے ہیں درخت چڑیا اور بڑی بڑی آنکھوں والے ہرن ہوتے ہیں۔(7)

مائی سروری جیسا پر اسرار کردار جن کی تخلیق میں عبداللہ حسین نے ایک پوری توانائی صرف کی ایک بچے کو اس کی ذات سے اس طرح منسوب دکھائی دینا بہت ہی عجیب و غریب ماحول پیدا کرتا ہے اگر اس پیشکش سے عبداللہ حسین کا سلامت علی کی جنسی پیچیدگیوں کو نمایاں کرتا تھا تو اس کے لیے تازی (نوکرانی) اور والد کا سامنے لیٹے ننگے جسم کو دیکھنا ہی کافی تھا لیکن اس طرح اس کردار کے حصار کو نقصان پہنچایا گیا ہے۔ مائی سروری کے کردار کا دوسرا زاویہ جس کو ناقدین نے موضوع بحث بنایا ہے وہ ہے محبت (8) مائی سروری کی محبت اور خوبصورت جوانی کے تذکرے آج بھی پرانے لوگوں میں گائے جاتے ہیں۔ لیکن جب وہ ایک زمین دار کے لڑکے کی محبت میں گرفتار ہو گئی تو اس سوگواری میں اپنی ہنستی کھیلتی زندگی برباد کر بیٹھی یعنی عشق کی سوگواری اسے چپ کی روگ لگا گئی(9)

مائی سروری کی محبت کی ناکامی کو فائزہ اعظم / ڈاکٹر رابعہ سرفراز نے ایک نئے زاویے سے دیکھا ہے۔ وہ ان کی سوگواری کو رضیہ سلطانہ کی محبت کی نشانی کو سنگسار کرنا بتاتی ہیں۔ اس واقعے کی وجہ سے محبت ختم ہو گئی۔ اور عورتوں میں نئی نسل کو پروان چڑھانے کا جذبہ ناپید ہو گیا عورتیں خود بے پرواہ ہوئیں اور نئی نسل کی طرف توجہ دینے سے بھی قاصر رہی۔ یہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا گیا ہے کہ کبھی کبھار ایک ان دیکھی قوت انسان کے افعال کا اثرات سے پوری نسل کو متاثر کرتی ہے۔(10)

مائی سروری کا کردار ناول کے آخر میں ایک نئے انداز سے قاری کے سامنے آتا ہے۔ کرامت علی اور نانگے شاہ کی موت کے بعد جب سلامت علی گدی پر بیٹھتا ہے تو اس دن مائی سروری گدڑی کا لحاف پھینک کر چلا چلا کر کہتی ہے کہ اسے نہلایا جائے اور ساتھ ہی سلامت علی کی ماں بھی اسی کے ساتھ شامل ہو جاتی ہے۔ اور دونوں ایک دوسرے کو نہلاتی ہیں۔ اور بالوں میں تیل لگاتی ہیں۔ جن کی وجہ سے ان کے چہرے پر ایک نور تھا۔ ساتھ ہی مائی سروری کا دوبارہ کام کاج کرنا سر میں کالے بال. اور منہ میں نئے دانت نکلنا اس کردار کے ایک نئے زاویے کو سامنے لاتا ہے(11)

دراصل رضیہ سلطانہ کے واقعے سے واقفیت رکھنے والے دو کردار جب تک زندہ تھے۔ اس کردار میں زندگی اور محبت کے اثرات نہیں دکھائی دے رہے یعنی احمد شاہ (نانگے شاہ) اور پیر کرامت علی شاہ۔ یہ دو کردار اس واقعے کے بارے میں جانتے تھے اور کچھ کر سکنے کے باوجود بھی کچھ نہیں کیا اسی لیے یہ دو کردار جب تک زندہ تھے ان کی نحوست برقرار تھی۔ ان کی وفات کے بعد غذاب الٰہی ختم ہو گیا ساتھ عورتوں میں زندگی اور محبت کی لہر دوڑ گئی اپنی طرف توجہ کرنے لگی جس سے وہ ایک بار پھر جوان اور خوبصورت دکھائی دینے لگی(12)

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 3, No.2 (2026)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خالد محمود صاحب مائی سروری کے دوبارہ جوان ہونے کو نئے زاوے سے دیکھتے ہیں۔ ان کے مطابق مائی سروری اور کرامت علی کی ماں ہم جنسی پرستی کی طرف مائل ہو جاتی ہیں اس لیے وہ ایک ساتھ نہاتی ہیں ایک دوسرے کو تیل لگائی ہیں۔ اور ساتھ ہی شوہر کی موت پر ماتم کرنے کی بجائے مائی سروری کے ساتھ مل کر ایک دوسرے سے لطف اندوز ہونا شروع کر دیتی ہیں۔

"اس کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ مصنف نے یہ نہ دکھانے کی کوشش کی ہو کہ اس ناول کے تمام اہم کردار جنسی قید میں گرفتار ہیں؟(13) خالد محمود صاحب نے مائی سروری کے کردار کی جنسی حیثیت پر بات کی ہے لیکن صرف اس بات کو بنیاد بنانا کہ وہ ایک ساتھ نہا رہی تھیں۔ تو دونوں ہم جنس پرستی میں مشغول ہو گئیں کسی حد تک نا قابل یقین ہے لیکن باقی کرداروں کی جنسی حیثیت کو سامنے لانا کافی معنی خیز ہے۔

مائی سروری کا دوبارہ جی اٹھنا ایک نئے عہد کے آغاز کی علامت ہے نحوست ختم ہو گئی اور محبت کرنا پھر سے عام ہونا شروع ہو جائے گا۔ مائی سروری کی ذات میں یہ تبدیلی محبت اور ممتا کا دوبارہ جی اٹھنا ہے۔(14)

مائی سروری کا کردار ناول قید کا ایک اہم نسائی کردار ہے اس کردار کے زریعے عبداللہ حسین نے زندگی کے کئی ایک زاویے سامنے لانے کی کوشش کی ہے۔ جن میں محبت، نحوست، ضعیف الاعتقادی اور اس کے ساتھ ساتھ ایک نئے دور کا آغاز بھی دکھایا گیا ہے۔ مائی سروری کا کردار ایک پر اسرار کردار ہے۔ جو ناول کی پر اسرار فضا میں زندہ و تابندہ ہے۔

حوالہ جات

1. عبداللہ حسین، قید، مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین، سنگ میل پبلی کیشنز، 2017، ص801
2. عبداللہ حسین، قید، مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین، ص802
3. مسرت بانو، عبداللہ حسین کے ناول قید کا تنقیدی تجزیہ۔ مشمولہ انگارے مرتبین سید عامر سہیل، عبدالعزیز ملک محمد داؤد راحت شمارہ 70-67 جون تا اکتوبر، 2015 بیکن بکس ملتان، ص394
4. عبداللہ حسین، قید، مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین ص 863
5. خالد محمود عبداللہ حسین کے ناول قید کا نفسیاتی تجزیہ مشمولہ ادبیات، اکادمی ادبیات پاکستان شمارہ 17-116 اپریل تا ستمبر ۲۰۱۸، ص336
6. عبداللہ حسین، قید، مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین، ص802
7. ایضا
8. خالد محمود عبداللہ حسین کے ناول قید کی نفسیاتی تجزیہ مشمولہ ادبیات شمارہ 116,17، اپریل تا ستمبر 2018 اکادمی ادبیات پاکستان ص336
9. عبداللہ حسین۔ قید مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین۔ ص 803
10. فائزہ اعظم / ڈاکٹر رابعہ سرفراز۔ عبداللہ حسین کے ناول قید کے نسائی کردار مشمولہ انگارے مرتبین سید عامر سہیل، عبدالعزیز ملک محمد داؤد راحت شمارہ 70۔67 جولائی تا اکتوبر 2015، بیکن بکس ملتان، ص665
11. عبداللہ حسین۔ قید، مشمولہ مجموعہ عبداللہ حسین، ص876
12. فائزہ اعظم / ڈاکٹر رابعہ سرفراز، عبداللہ حسین کے ناول قید کے نسائی کردار مشمولہ انگارے مرتبین سید سہیل، عبدالعزیز ملک محمد داؤد راحت شماہ 70-67 جولائی تا اکتوبر، 2015، بیکن بکس ملتان، ص265
13. خالد محمود عبداللہ حسین کے ناول قید کا نفسیاتی تجزیہ مشمولہ ادبیات شمارہ 116,17, اپریل تا ستمبر 2018 اکادمی ادبیات پاکستان، ص337
14. محمد عمران، عبداللہ حسین کے منتخب ناولوں (اداس نسلیں، نادار لوگ،، قید) میں عورت کا مزاحمتی رویہ (نسائی رد تشکیل کے تناظر میں (مقالہ برائے ایم فل غیر مطبوعہ نمل یونیورسٹی اسلام آباد، 2019، ص109